261

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم شنبہ — قیمت ایک آنہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۵ | ۲۰ ماہ فتح ۱۳۲۶ ہش | یکم ذوالحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۲۰ ماہ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ فتح ۱۳۲۶ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیٹ درد اور اسہال کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اختلاج قلب۔ قلتِ اشتہاء اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان — یکم ذوالحجہ ۱۳۶۶ھ

مضافاتِ قادیان میں تبلیغ احمدیت کے متعلق ضروری امور

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

(۲)

نعمتِ الٰہی کے شکر کا ایک طریق

خدا تعالےٰ کی نعمتوں کے شکر کا ایک طریق یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اُسے دُوسروں تک پہونچایا جائے۔ کیا آپ لوگ قادیان میں اس لئے آئے ہیں۔ کہ خود تو یہاں سے بہت کچھ حاصل کر لیا مگر دُوسروں تک اسے نہ پہونچائیں۔ اور اسے اپنے سینہ میں ہی بند رکھیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ پاکیزہ سے پاکیزہ دُودھ۔ پانی یا شربت اگر کسی گھڑے میں بند کر دیا جائے۔ تو وُہ بھی جلد۔ یا بدیر سڑ جائے گا۔ فائدہ مند چیز وہی ہوتی ہے۔ جو جاری ہو۔ اور جاری رہے اور تیزی سے جاری رہے۔ روپیہ کا بھی یہی حال ہے۔ وُہی قومیں زیادہ مالدار ہوتی ہیں۔ جن کے افراد کے درمیان روپیہ جلدی جلدی آتا جاتا رہے۔ اقتصادیات کا یہ ایک مسئلہ ہے۔ کہ اقتصادی لحاظ سے وُہی قومیں ترقی کرتی ہیں۔ جن کا روپیہ تیزی سے لوگوں میں پھرتا رہتا ہے۔ جو چیز پھیلتی نہیں۔ اور جاری نہیں رہتی۔ وُہ سڑ جاتی ہے۔ پھر اس کا ایک اور نقصان بھی ہوتا ہے ۔

فرض کرو۔ کہ ایک شخص بڑی کوشش سے علم حاصل کرتا۔ اور عالم بن جاتا ہے۔ مگر اس کے ارد گرد علم نہیں پھیلتا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ اسے اپنی زندگی جاہلوں میں ہی بسر کرنی پڑے گی ۔

پس اگر اور کوئی فائدہ نہ ہو۔ تو اس لحاظ سے ہی کہ ہم نے جو نور حاصل کیا۔ اور جو علم سیکھا۔ وُہ تازہ بتازہ رہے۔ لازم ہے کہ اسے پھیلایا جائے۔ تا نیا ماحول پیدا ہوتا رہے ۔

ضروری احتیاط

اس کے بعد میں کارکنوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں بھی کئی احتیاطوں کی ضرورت ہے۔ جن لوگوں کو تبلیغ کے کام پر مقرر کیا جائے خواہ وُہ ایسے لوگ ہوں۔ جن کے دل میں اس کام کے لئے حقیقی تڑپ ہے۔ اور وہ کچھ گزارہ بھی لیتے ہیں۔ اور خواہ وُہ وُہ لوگ ہیں۔ جو اپنے وقت کی زکوٰۃ نکال کر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ انتخاب کرتے وقت یہ ضرور دیکھا جائے۔ کہ ان میں یہ صفت ہو۔ کہ ان کا ظاہر باطن ایک ہو۔ اور اُن کے ایمان کے دعوے کا ثبوت ان کے اعمال سے ظاہر ہو رہا ہو۔ ان کے قول و فعل میں تفاوت نہ ہو۔ اس کے لئے بہت بڑا جید عالم ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ بہت ضروری ہے۔ کہ اپنے طبقہ میں ایسا شخص نمونہ ضرور ہو۔ اگر ایک شخص لوہار ہے۔ تو کامل مومن لوہار ہو۔ اگر کسان ہے۔ تو کامل مومن کسان ہو۔ اور اگر ترکھان ہے تو کامل مومن ترکھان ہو۔ اور باہر جا کر وُہ جو بات بھی کہے۔ سچی ہو۔ اور اس میں صداقت سے سرمو تفاوت نہ ہو ۔

ایمانی یا عملی کمزوری

ایک اور مسئلہ جو دوسری قوموں کے لئے زہر ثابت ہو چکا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ کسی نیک غرض کی خاطر کسی ایمانی یا عملی کمزوری کو اختیار کر لیا جائے۔ یہ ایک ایسا زہر ہے اور میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہرگز ہرگز اس کے نزدیک نہ جانا۔ نہ جانا۔ نہ جانا اگر کسی بات پر آپ کو خود اطمینان نہیں۔ تسلی نہیں۔ تو صاف کہدیں۔ کہ ہمیں ابھی اس کا علم نہیں۔ بعد میں اچھی طرح معلوم کر کے بتا دیں گے۔ بجائے اس کے کہ بہانے بنائے جائیں۔ اور غلط مسئلہ بتا دیا جائے۔ جب بھی پیش کرو۔ صحیح احمدیت کو پیش کرو۔ اور صاف کہدو۔ کہ اس کے لئے قربانیاں کرنی پڑیں گی اور اس کے بالمقابل جو فوائد حاصل ہوں گے وُہ روحانی ہوں گے۔ بعض سیاسی۔ اور دُنیوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر بھی بے شک کر دو۔ مگر کوشش کرو۔ کہ ان کے اندر یہ چنگاری پیدا ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کے نُور کو حاصل کرنا ہے اور جو احمدی ہوں۔ وُہ خدا تعالےٰ کو تلاش کرنے والے ہوں۔ جب تک کسی میں خامی دیکھو۔ اس کی اصلاح کی کوشش کرتے رہو۔ ایسے آدمی چنے جائیں۔ جو نومبایعین کی نگرانی کرتے رہیں۔ اور جن کا قول اور عمل ایک ہو۔ اس سے زیادہ رنج دِہ بات کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ ہم دعوے کچھ کریں۔ اور عمل کچھ ہو ۔

یاد رکھو۔ کہ مسائل سے روحانیت پیدا نہیں ہوتی۔ رُوحانیت دِلوں کو صاف کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ مبلغین کے انتخاب میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جانا چاہیئے۔ کہ ان کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں یہ کام ہے۔ وہ خود بھی ایسے ہوں۔ اور وُہ ایسے ہی لوگوں کا اس کام کے لئے انتخاب کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ جو لوگ اس کام پر لگائے جائیں۔ وُہ احمدیت اور اسلام کی رُوح کو سمجھنے والے ہوں۔ اور جن لوگوں کو تبلیغ کریں۔ ان کو سمجھا سکیں۔ کہ انہیں مشکلات کا مقابلہ کس طرح کرنا چاہیئے۔ اور وہ جانتے ہوں۔ کہ ہم دُنیا کو کیا بنانا چاہتے ہیں۔ جس طبقہ میں تبلیغ کی جا رہی ہو۔ مبلغ بھی اسی طبقہ کے ہوں۔ زمینداروں میں تبلیغ کرنے والے زمینداروں کی ذہنیت کو سمجھتے ہوں۔ اور ان کی زبان سے واقف ہوں ۔

تبلیغی اور تربیتی انتظام

ایک طبقہ ایسا ہو۔ جو فیلڈ میں کام کرنے والا ہو۔ فیلڈ سے میری مُراد ایسے دیہات ہیں۔ جن میں پہلے جماعت قائم نہیں ان کے لئے ایک اور نظام ہو۔ جس کے فرائض وُہی ہوں۔ جو مثلاً سول حکومت کے ہوتے ہیں۔ جب کوئی فوج کسی علاقہ کو فتح کر لیتی ہے۔ تو وہاں فوراً سول کا انتظام کرنے والے پہونچ جاتے ہیں۔

اسی طرح ہمارے ہاں بھی دو حصے ہونے چاہئیں اور ایک دوسرے سے الگ یعنی تبلیغی اور تربیتی۔ جو لوگ بیعت میں شامل ہو جائیں۔ تربیتی عملہ کا کام ہو۔ کہ ان سے عمل کرائے۔ اور ان کی نگرانی کرتا رہے۔ اس غرض کے لئے قادیان کا ہر دوست باہر کے کسی نہ کسی شخص سے دوستی قائم کرے۔ اسی طرح جو احمدی ہو جائیں۔ ان کا قادیان میں بھائی چارا قائم کیا جائے۔ جب تعلق قائم ہو جائے۔ تو تربیت کا بہت عمدہ موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو لوگ تبلیغ نہ بھی کر سکیں۔ وہ اس طرح تربیت کے کام میں حصہ لیں۔ اور دیہات کے لوگوں سے تعلقات قائم کریں۔ میں خود بھی مرکزی اضلاع کا رہنے والا ہوں۔ اور اسی زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان لوگوں سے تعلق قائم کر کے آپ کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ان کے اندر شرافت ہوتی ہے۔ وہ احسان کو بھولتے نہیں۔ اور خواہ مخواہ کسی کا احسان اٹھاتے بھی نہیں۔ اگر آپ ان سے تعلق قائم کر لیں۔ تو وہ دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے آپ کے لئے مفید تجارت ثابت ہوں گے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ تربیت کا انتظام باقاعدہ رکھا جائے۔ ورنہ بجائے نفع کے بہت سی خرابیاں پیدا ہونگی اور اس سے مرکز میں طاقت کے بجائے کمزوری آئے گی۔ جب قوموں میں ترقی شروع ہوتی ہے تو ان کی تربیت کا پہلو بہت اہم ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔ جب عام طور پر لوگ داخل ہونے لگیں۔ تو کمزوریوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اور یوں بھی اگر ایک کو دوسرے کا سہارا نہ ہو۔ تو سب کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جب تک ان باتوں کا خیال نہ رکھا جائے گا۔ مقامی تبلیغ سے خاطر خواہ نتائج نہ نکل سکیں گے۔ خواہ اس پر کتنا روپیہ کیوں نہ خرچ کیا جائے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ جب صرف احمدیہ چوک میں ہی پہونچ کر ایک آدمی سمجھ سکتا تھا۔ کہ وہ جوار مسیح میں آ گیا ہے۔ اور یہی علاقہ احمدیوں کا مرکز معلوم ہوتا تھا۔ مگر آج سارا شہر ہے۔ اور جب تک یہ کم سے کم سارے ضلع تک وسیع نہ ہو۔ اس مینار کی بنیاد نہیں بن سکتا جو اللّٰہ تعالےٰ بنانا چاہتا ہے۔ پس ہمیں مرکز کو بہت وسعت دینی چاہیئے۔ اور جو لوگ نئے جماعت میں داخل ہوں۔ وہ اس طرح پیوست ہوتے چلے جائیں جس طرح فرش کی اینٹ کے ساتھ دوسری اینٹ پیوست ہوتی جاتی ہے اور آخر وہ سب مل کر ایک ہی فرش بن جاتا ہے۔

ہر احمدی تبلیغ میں حصہ لے

اب میں اس سلسلہ میں احباب کے فرائض کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ کارکن یہ فیصلہ کریں۔ کہ اس کام کے لئے کس قدر آدمیوں کی ضرورت ہے۔ باہر کی جماعتیں تو اس کام میں یہی مدد کر سکتی ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ چندہ دے دیں۔ اور یہ مدد وہ دے رہی ہیں۔ کام زیادہ تر مقامی لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ وہ یہ اپنے دل میں فیصلہ کر لیں۔ کہ ان کی زندگیاں خدا تعالےٰ کے لئے وقف ہیں۔ ذاتی کام کاج جو وہ کرتے ہیں۔ وہ اس لئے ہے۔ کہ جماعت پر بوجھ نہ بنیں۔ اور آج کی تقریر سے میری اصل غرض یہی ہے۔ کہ آپ لوگوں کو توجہ دلاؤں۔ کہ ہر ایک کا فرض ہے کہ اس کام میں وقت دے۔ یہ کہنا کہ فرصت نہیں ملتی صحیح نہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ اپنے جسم کے لئے تو چوبیس گھنٹے صرف کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے لئے کوئی وقت نہیں دے سکتے۔ مجھے اپنے والد مرحوم کی یہ بات ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ ۱۹۰۰ء میں انہوں نے بیعت کی۔ اور ۱۹۰۵ء کے ستمبر میں وہ قادیان آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ کہ میں کوئی مالدار آدمی تو نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ وکالت ترک کر دوں۔ کیونکہ اول تو مجھے ہمیشہ یہ شک رہتا ہے۔ کہ یہ پیشہ پورے طور پر جائز بھی ہے یا نہیں۔ دوسرے اگر میں اسے چھوڑ کر قادیان آ جاؤں تو ایسے ذرائع رکھتا ہوں کہ اپنا گزارہ کر سکوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ آپ اس پیشہ کو ترک نہ کریں۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر کام میں احمدیت کا نمونہ پیش کریں۔

پھر حضرت خلیفہ اول رضؓ کے زمانہ میں ان کی خدمت میں بھی انہوں نے یہ بات پیش کی۔ اور کام چھوڑ کر قادیان آ جانے کی اجازت چاہی۔ مگر آپ نے بھی یہی فرمایا۔ کہ جس بات کی اجازت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں دی۔ میں بھی نہیں دیتا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا زمانہ آیا۔ تو آپ نے خود ہی فرمایا۔ کہ آپ یہاں کب آئیں گے۔ میرے والد دیوانی کے مشہور وکلاء میں سے تھے۔ اور مجھے یاد ہے جب انہوں نے پریکٹس چھوڑنے کے ارادہ کا اظہار کیا۔ تو میں نے بھی اور میری والدہ مرحومہ نے بھی کہا کہ آپ کا کام اچھا چل رہا ہے۔ آپ اسے کیوں چھوڑتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں ہمیشہ پریکٹس ہی کرتا رہا۔ تو میں نے دنیا میں آ کر کیا کیا سوائے اس کے کہ جسم کی مشین کو چلاتا رہا۔ اگر میں موجودہ جائداد سے دوگنی سہ گنی بلکہ دس گنی بھی پیدا کر لوں۔ تو پھر کیا ہوگا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ کچھ وقت اب خدا تعالےٰ کا کام بھی کروں۔ پس آپ لوگ بھی اپنی زندگی میں سے کچھ نہ کچھ وقت خدا تعالےٰ کے کام کے لئے نکالیں۔ ۲۴ گھنٹے اپنا ہی کام کرتے رہنا سوائے اس کے کچھ معنی نہیں رکھتا۔ کہ انسان اپنے جسم کی مشین کو قائم رکھنے میں ہی مصروف رہے۔

خدا تعالےٰ برکت دیگا

آپ لوگ بے شک اپنی روزی بھی کمائیں۔ مگر اس میں سے جتنا وقت بچا کر خدا تعالےٰ کے لئے وقف کریں گے۔ اس کے بدلہ میں جو چیز آپ حاصل کریں گے۔ وہ بہت زیادہ قیمتی ہوگی۔ اور اس طرح اللّٰہ تعالےٰ آپ کی روزی میں بھی برکت دے گا۔ برکت کا مفہوم آپ یوں سمجھ لیں۔ کہ دو آدمی ایک ہی روٹی آدھی آدھی کھاتے ہیں۔ ایک کو اس سے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسرے کے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ پس اگر آپ اپنے کام میں سے کچھ وقت خدا تعالےٰ کے لئے بھی دینگے تو اس کے نتیجہ میں آپ کے کام میں برکت ہوگی۔ جسمانی مشینوں کو قائم رکھنا بھی ضروری ہے، اور یہ بھی نیکی ہے۔ مگر اس میں بھی یہ نیت ہونی چاہیئے۔ کہ ہمارے جسم صحیح رہیں۔ اور ہم خدا تعالےٰ کے لئے اپنے قوے کو زیادہ بہتر رنگ میں استعمال کر سکیں۔ مقامی تبلیغ کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہر مرد عورت اور بچہ اپنی بساط کے مطابق اس کام کو نہ کرے۔ کئی طریق سے عورتیں بھی بہت کام کر سکتی ہیں۔ وہ عورتوں میں تبلیغ کر سکتی ہیں پھر بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کا کام وہ کر سکتی ہیں۔ بچے بھی اگر انکی تربیت درست ہو تو آج نمونہ بن سکتے ہیں۔ اور کل پھر اپنے فرائض کو زیادہ آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔

دنیا کی نازک حالت

دیکھو آج دنیا کی حالت کیسی نازک ہے۔ ایک وقت تھا۔ کہ یہ حالت صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی نظر آتی تھی۔ آپ کو یقیناً نظر آ رہی تھی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔

(حقیقۃ الوحی صہ ۲۵۷)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دنیا کے لئے آنے والے جو مصائب میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ اگر دوسرے لوگ بھی دیکھ سکیں۔ تو دنیا سے توبہ کر کے کنارہ کش ہو جائیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

گر آں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خوں بارے

آپ نے اپنے شعروں میں اسلام کی کمزور حالت کا بھی نقشہ کھینچا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

پھر نوجوانوں کو نصیحت فرمائی۔ کہ ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

کیا آپ نے یہ اشعار صرف لَے کے ساتھ پڑھنے کے لئے لکھے تھے۔ یا ایک درد کا اظہار ہے۔ ایسا درد جو آپ دوسروں میں بھی پیدا کرنا چاہتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

262

فرماتے ہیں:۔

اے دو خدا دین احمد مغز جان ما گداخت
کثرت اعدائے ملت قلت انصار دیں

کیا ہمارا یہ فرض نہیں۔ کہ ہم جہاں تک آپ کے اس غم کو کم کر سکتے ہیں۔ کریں ؎

امتحان کا وقت

پچاس سال کا عرصہ اس سلسلہ کو قائم ہونے پر گزر چکا ہے۔ وہ جو مرحلہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی طرح اس جماعت کی تربیت کرنی تھی۔ وہ بھی گزر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے نئی عمارت جس جگہ پر بنانی تھی۔ اب تو اس کی پہلی عمارتوں کو بھی اس نے گرا دیا۔ اس لئے کہ اب تم نے نئی عمارت کا بنانا سیکھ لیا۔ اب تو امتحان دینے کا وقت ہے حساب کا وقت ہے۔ لیکن اگر آج امتحان کے وقت ہم پورے نہ اُتر سکیں۔ تو کیا یہ کہیں گے کہ یہ شعر آپ نے دوسرے مسلمانوں کو مخاطب کرنے کے لئے کہے تھے۔ نہیں۔ بلکہ یہ حضور کا ارشاد ہمارے لئے ہے۔ اور اگر ہم اس کی تعمیل میں غفلت سے کام لیں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے ہوں گے۔ جماعت کا وہ حصہ جس پر یہ فرض زیادہ تر عائد ہوتا ہے وہی ہے۔ جسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے نشانوں کے پاس سے گزرنے اور انہیں دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ایسا حصہ اگر ایسے نشانوں کو دیکھنے کے باوجود چادر لپیٹ کر سو یا رہتا ہے۔ تو وہ یقیناً خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے ہے ؎

سب کا فرض

یہ چند افراد کا ہی فرض نہیں۔ صرف چودھری فتح محمد صاحب یا مرزا ناصر احمد صاحب۔ یا مولوی دل محمد صاحب۔ یا خدام الاحمدیہ کا ہی فرض نہیں۔ کہ اس کام کو کریں۔ اگر وہ کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مورد ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم نہیں کرتے۔ تو اپنے فرائض سے کوتاہی کرتے ہیں۔ اور اس طرح اگر سب نہ کریں۔ تو وہ نظامی روح بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جو اس کے لئے ضروری ہے۔ جو لوگ وقت دے سکتے ہیں۔ وقت دیں۔ اور جو چندہ دے سکتے ہیں چندہ دیں۔ یہ کام اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ایک شخص کہتا ہے۔ کہ میں مصالحہ دیتا ہوں۔ تو دوسرا کہے میں وقت دیتا ہوں۔ لیکن اس کے بجائے اگر لوگ یہ کہنے لگ جائیں۔ کہ یہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یا کہ جو لوگ بیعت کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کرتے وہ نہیں کرتے۔ ان میں فلاں نقص ہے۔ فلاں کمزوری ہے۔ تو کام تکمیل کو کیسے پہونچے گا۔ اگر بیعت کرنے والوں کی تربیت میں کوئی نقص رہ جاتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ ہم کو ملزم کر رہے ہیں۔ اگر دوسرے دوست ان کی تربیت میں لگ جائیں۔ تو وہ مکمل احمدی بن جائیں۔ لیکن اگر چند آدمی تو کام کریں۔ اور باقی غافل یا سست رہیں۔ تو اس میں کام کرنے والوں کا کیا قصور۔ اگر خدا تعالیٰ کسی پر فضل کرتا ہے۔ اور کوئی کام کسی جماعت کے سپرد کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس نے اس کام کے جوہر اس میں رکھے ہیں اور جس کو اس نے کام کے قابل سمجھا۔ اسے طاقت بھی دی ہوگی۔ اور اس بات پر دل میں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس کام کے قابل سمجھا ؎

قربانیاں کریں

دوستوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر آج صحیح طور پر اسلامی نظام کی بنیاد نہ ڈالی گئی۔ تو پھر شاید اس کا موقعہ نہ پیدا ہو سکے۔ آج سے بیس سال قبل کون کہہ سکتا تھا کہ یورپ کے اقتصادی اور ریزنڈی نظاموں کو کوئی مٹا سکے گا۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ جب انسان رات کو سوتا ہے۔ تو وہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ صبح تک دُنیا کی حالت کیا ہوگی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کم سے کم مصائب اور مشکلات میں سے ہمیں گزارے۔ اور زیادہ سے زیادہ کامیابیاں عطا کرے۔ اور پھر کامیابی حاصل کرنے کے لئے قربانیاں بھی کرنی چاہئیں ایک وقت ایسا تھا۔ کہ ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم قربانی کرتے ہیں۔ لیکن آج تو قربانی کا نام لیتے بھی شرم آتی ہے۔ کیونکہ دوسری قومیں دُنیا کے لئے۔ اور محض اس وجہ سے کہ ان کی ہمسایہ قوم ان پر غالب نہ آجائے۔ بہت زیادہ قربانیاں کر رہی ہیں۔ وہ لوگ جو ہم سے سوگنا زیادہ آرام طلب تھے۔ آج ایسی قربانیاں کر رہے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر ہمیں اپنی قربانیوں پہ شرم آتی ہے۔ اس وقت دنیا میں کئی کروڑ پتی ایسے ہیں۔ کہ جنہ کو پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ امراء وغرباء سب مصیبت میں مبتلا ہیں۔ انگلستان میں عورتوں کی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔ بے شک وہ جنگ میں نہیں بھیجی جاتیں۔ مگر کافی مشقت کے کام انہیں کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے کام جو ہم میں سے کسی کو بھی نہیں کرنے پڑتے۔ اور وہ یہ قربانیاں صرف اس لئے کرتی ہیں کہ اُن کے ملک پر ہٹلر کی حکومت نہ ہو سکے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ان قربانیوں کے مقابلہ میں ان قربانیوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ جو ہم دین کے لئے کرتے ہیں۔ ایک وقت تھا۔ جب ہم کہتے تھے۔ کہ دوسرے مسلمان نہ مال سے جہاد کرتے ہیں۔ اور نہ جان سے۔ اور ہم اسلام کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ اس وقت ہماری قربانیاں بے شک قیمتی سمجھی جاتی تھیں مگر اب نہیں۔ ہم اگر چندہ دیتے ہیں۔ تو دل میں خوشی بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہم نے خدا کے لئے قربانی کی۔ مگر ان لوگوں سے جبراً ان کی جائیدادیں چھین لی جاتی ہیں۔ یا جنگ میں تباہ ہو جاتی ہیں۔ اولاد کی قربانیاں بھی وہ ہم سے بہت زیادہ کر رہے ہیں۔ غرضیکہ کوئی ایسی قربانی نہیں۔ جس میں آج وہ ہم سے بڑھ نہ گئے ہوں۔ اور وہ یہ سب قربانیاں صرف اس لئے کرتے ہیں۔ کہ کوئی دوسری قوم ان پر حکمران نہ ہو جائے ؎

مقامی دوست

پس مقامی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تبلیغ کے لئے فرصت کے اوقات صرف کریں۔ اب تو حکومت نے قانوناً دوکانداروں کو ہفتہ میں ڈیڑھ دن کام کاج بند کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور اگر ہمارے دوکاندار خدا کے لئے ایک دن کے لئے کام بند بھی کر دیں۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرے خدا تعالیٰ اس کے کام میں برکت دے دیتا ہے ؎

پس مرکزی دوستوں کو ضرور اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور شہد کی طرح مکھیوں کی طرح اس علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ کے لئے لگ جانا چاہیئے۔ اور اس ہمدردی سے تبلیغ کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے دلوں میں یہ درد ہو۔ کہ دُنیا کو تو آگ لگ رہی ہے اور ہم نے اسے بچانا ہے۔ اور اس کے لئے نظامی روح کے ماتحت کام کرنا چاہیئے ؎

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک رؤیا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں اپنا ایک رؤیا سُنایا تھا۔ جس میں آپ نے فرمایا۔ کہ اگر مسجد مبارک والے جنگ جاری رکھیں گے۔ تو یقیناً فتح ہوگی ؎

* میں اپنے ذوق کے لحاظ سے اس کا مطلب یہی سمجھتا ہوں۔ کہ اس وقت شیطانی افواج روحانیت پر حملہ آور ہیں۔ لیکن اگر مبارک جماعت یعنی جماعت احمدیہ مقابلہ کرتی رہی۔ تو اللہ تعالیٰ اسے فتح دے دے گا ؎

اس وقت جنگ میں شامل اقوام جو قربانیاں کر رہی ہیں۔ ہم اگر اتنی ہی قربانیاں کریں۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ لیکن اگر اتنی بھی کریں۔ تو اللہ تعالیٰ دُنیا سے اس غضب کو دُور کر دے گا۔ اور ہمارے ذریعہ دُنیا میں امن قائم کر دے گا۔ اور اس کے فضلوں کے دروازے کُھل جائیں گے ؎

جلسہ سالانہ کی اغراض میں سے ایک اہم غرض

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "اس جلسہ کی اغراض میں سے بڑی غرض یہ بھی ہے۔ کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں۔ اور معرفت ترقی پذیر ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام) حضور کا مندرجہ ارشاد پیش کرتے ہوئے نظارت تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کے احباب سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ اور اس نیت اور ارادہ سے آئیں۔ کہ وہ یہاں سے کچھ لے کر جائیں گے۔ اور درحقیقت یہ استفادہ کی صورت تبھی ممکن ہے۔ جبکہ احباب خالی الذہن ہو کر آئیں۔ کہتے ہیں کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے پاس ایک طالب علم آیا۔ اور سالہا سال ان کے پاس رہا۔ واپسی پر وہ شیخ صاحب کی خدمت میں بغرض ملاقات حاضر ہوا۔ آپ نے اجازت دی اور فرمایا کہ تم علم کے حصول کے لئے آئے تھے۔ مگر بغیر کچھ سیکھے جا رہے ہو۔ اور مثال دے کر سمجھایا۔ کہ پیالہ خالی ہو۔ تو اس میں کوئی چیز پڑ سکتی ہے۔ لیکن اگر پہلے ہی لبریز ہو۔ تو اس میں کچھ پڑ نہیں سکتا۔ تم جس وقت میرے پاس آئے تھے۔ تمہارا پیالہ بھی لبریز تھا۔ یعنی خالی الذہن نہ تھے۔ اس لئے اس میں کچھ ڈالا نہ جا سکتا تھا۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرنے کا مطالبہ

مولوی محمد علی صاحب نے ایک خط ۲۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارسال کیا جس کی نقل چھپوا کر حضور کے خدام کو بھی بھیجی ہے مجھے بھی یہ نقل ۱۰ دسمبر ۱۹۴۱ء کو ملی۔ اس کا تحقیقی جواب تو حضور خود دے چکے ہیں۔ جو "الفضل" ۱۲ دسمبر میں چھپ چکا ہے۔ مولوی صاحب کے اس مطبوعہ خط سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کو اپنی ناکامی کا خود اعتراف ہے۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت ثانیہ کو ۲۷ سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا۔ شروع دن سے مولوی صاحب خلافت حقہ کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ بلکہ در اصل ان کی مخالفت خلافت اولیٰ کے زمانہ میں ہی شروع ہو چکی تھی جس کا ثبوت اس ٹریکٹ سے ملتا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے دن تقسیم کیا گیا۔ اس میں اپنے بغض و حسد کا کھل کر اظہار کیا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی مختلف شہروں میں پھر کر خلافت ثانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کرتے رہے۔ سیالکوٹ تو باقاعدہ لیکچر دیئے گئے۔ اور مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں تمام جماعت کے سامنے لیکچر دیئے گئے۔ اور خلافت ثانیہ کے خلاف جماعت کو اکسایا گیا۔ اور جس قدر دلائل ان کے پاس تھے۔ ان کو کھول کھول کر بیان کیا گیا۔ اور جماعت نے اچھی طرح سنا بھی۔ میں تقریباً ہر اس جلسہ میں شریک ہوتا رہا۔ جو لاہور اور سیالکوٹ میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے کئے۔ اور لوگ بھی ان کی باتیں سنتے رہے۔ مگر نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ نہ ملا۔ باوجود مخالف پروپیگنڈا کے احباب جماعت جوق در جوق خلافت ثانیہ سے وابستہ ہوتے گئے۔ اب مولوی صاحب کو وہ کونسے نئے دلائل مل گئے ہیں۔ جنہیں وہ جماعت کو سنانا چاہتے ہیں۔ اور اس پر مصر ہیں۔ کہ ان کو جلسہ سالانہ کے دنوں میں تقریر کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ کیا ۱۹۱۴ء کا تجربہ ان کے لئے کافی نہیں۔ اس وقت تو وہ نئے نئے قادیان سے نکلے تھے۔ احباب جماعت کو ان پر حسن ظنی تھی۔ وہ ان کے لیکچر سننے کے لئے آ بھی جاتے تھے۔ اب ان کی خشک منطق سنے گا کون۔ جبکہ ان کی گذشتہ دل آزار تحریروں سے احمدیوں کے دل زخمی ہو چکے ہیں۔ سوائے اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت کو اس کے لئے حکم فرمائیں۔

۱۹۱۴ء کی ناکامی کے بعد اگر مولوی صاحب اور ان کے ساتھی جماعت احمدیہ کی مخالفت سے باز آ جاتے۔ اور اب ۲۷ سال بعد ان کو ابال اٹھتا تو پھر بھی کوئی بات تھی۔ لیکن وہ تو متواتر ۲۷ سال سے جماعت احمدیہ کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اخباروں، رسالوں، کتابوں اور ٹریکٹوں کے ذریعہ ہر طرح جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ۲۷ سال سے ان کے سالانہ جلسے ہوتے ہیں ان میں سب سے بڑا حصہ پروگرام کا جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اگلنا رہا ہے۔ پھر جمعہ کے خطبات بھی اسی مضمون کے لئے مخصوص کئے جاتے ہیں۔

جلسہ سالانہ بھی ہمارے جلسہ سالانہ سے پہلے کیا جاتا ہے۔ اور اس کی محض یہی غرض ہوتی ہے کہ احمدی ان کے جلسہ میں قادیان جانے سے پہلے شریک ہوں۔ مگر ۲۷ سالہ کوششوں کا نتیجہ کیا نکلا۔ مولوی صاحب خود ہی غور کریں۔ اگر کچھ بھی نتیجہ نکلتا۔ تو آج اتنے لمبے عرصہ کے بعد ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ درخواست نہ کرنی پڑتی۔ کہ حضور اپنے جلسہ میں ان کو تقریر کرنے دیں۔

مولوی صاحب خدارا غور کریں کہ جب آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی ۲۷ سالہ کوششیں اکارت گئیں۔ تو جلسہ سالانہ قادیان پر آپ کی ایک دو دن کی تقریر کیا انقلاب پیدا کر دے گی۔ جس مسئلہ پر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو ایسا صاف ہو چکا ہے۔ کہ جن کو آپ نے اپنی مجلس میں خلیفہ منتخب کیا تھا۔ وہ بھی مان چکے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا۔ کہ اس مجلس میں جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے چند روز بعد ڈاکٹر محمد حسین شاہ کے مکان پر ہوئی جس میں آپ کو امیر بنایا گیا تھا۔ اسی مجلس میں چار خلیفے بھی چنے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یعنی حضرت سید میر حامد شاہ صاحب مرحوم نے تو چند دن بعد ہی آپ کی عطا کردہ خلافت کو ٹھکرا کر خلافت حقہ کی غلامی قبول کر لی۔ دوسرے حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری جن کو آپ نے خلیفہ چنا تھا وہ بھی چند سال ہوئے خلیفہ برحق کی بیعت کر چکے ہیں۔

آپ اپنی گذشتہ ۲۷ سالہ کوششوں پر نظر ڈالیں۔ اور پھر دیکھیں کہ اس کا جماعت احمدیہ پر اثر کیا ہوا۔ تو آپ کو مایوسی اور حسرت کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔ اگر جماعت احمدیہ لاہور پر آپ اور آپ کے ساتھی اپنی کوششوں سے اتنا بھی اثر پیدا نہ کر سکے۔ کہ وہ قادیان جلسہ پر جانے سے پہلے آپ کے جلسہ میں شریک ہو جائیں۔ اور آپ کی تقریر سن جائیں تو اپنی ناکامی کو چھپانے کی خاطر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ کہنا کہاں تک زیب دیتا ہے۔ کہ جب احمدی جلسہ پر قادیان جمع ہوں۔ تو آپ کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اگر آپ میں خود یہ جذب اور کشش نہیں ہے۔ کہ آپ اپنی باتیں سنانے کے لئے احمدیوں کو جمع کر سکیں۔ تو پھر اس امارت کا ڈھول پیٹنے سے کیا فائدہ۔ آپ کو اس امر کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ آپ اس روحانی جذب اور کشش سے بے بہرہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو عطا کی ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور خدا کے فضل سے ایک بڑی جماعت ہے۔ سردی کے موسم میں علاوہ اخراجات سفر کے اور کئی قسم کے خرچ اور تکلیف برداشت کر کے احباب قادیان جاتے ہیں۔ آخر یہ کیا بات ہے۔ کہ وہ اخراجات بھی برداشت کرتے تکالیف بھی برداشت کرتے، مگر قادیان جلسہ میں شرکت کے لئے ضرور جاتے ہیں۔ لیکن آپ کے جلسہ میں لاہور رہتے ہوئے بھی شریک نہیں ہوتے۔ جہاں ان کا نہ کوئی پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ اور نہ سفر کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ آپ خود ہی غور کریں۔ میری رائے میں اس خیال کو ہی دماغ سے نکال دیں۔ کہ آپ جماعت احمدیہ کو گمراہ کرنے میں کبھی کامیاب ہو سکیں گے۔ آپ نے تالیف و تصنیف کا جو کام شروع کیا ہوا ہے۔ وہی آپ کے لئے فائدہ مند سودا ہے۔ اسی کو ترقی دیں۔ جتنی زیادہ اشاعت ہو گی۔ اتنی ہی زیادہ آپ کو کمیشن ملے گی۔ کفر و اسلام کی بحث یا نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بحث غیر احمدیوں کے لئے رہنے دیں۔ ہاں اگر ان مسائل پر بحث کرنے سے آپ کو اس رنگ میں فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ کہ غیر احمدیوں میں آپکو اپنی کتب فروخت کرنے کے لئے میدان مل جاتا ہے۔ تو اپنے جلسوں میں نیز غیر احمدیوں کے جلسوں میں جا جا کر اس کا زبانی اور تحریری اعلان کرتے رہیں۔ احمدی تو بفضلہ تعالیٰ ان مسائل کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔

عبدالمجید ریلوے آڈیٹر لاہور

مولوی محمد علی صاحب کی ایک غلط فہمی کا ازالہ

مولوی محمد علی صاحب کچھ دنوں سے اس بات پر مصر ہیں۔ کہ میں قادیان میں آ کر جلسہ سالانہ پر تقریر کروں۔ کیونکہ میں باہر کی جماعتوں کو اپنی تقریر سنانا چاہتا ہوں۔ چونکہ وہ قادیانی جماعت کو تو منافق سمجھتے ہیں۔ اس لئے اسے مخاطب کرنا نہیں چاہتے۔ معلوم ہوتا ہے ان کے دل میں یہ وہم ہے کہ باہر کے لوگ چونکہ عموماً ناخواندہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے قادیانی جماعت کا ساتھ چھوڑ دیں۔ مگر مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے میں موضع مجوکہ ضلع سرگودہا کا رہنے والا ہوں۔ اور مجھے اپنے علاقہ کی جن جماعتوں سے واقفیت ہے۔ ان کے متعلق کہتا ہوں وہ جماعتیں آپ کے عقیدہ سے خوب واقف ہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتی ہیں کہ خلافت ثانیہ سے قبل آپ کا بھی وہی عقیدہ تھا جو آج ہمارا ہے۔ سو میں ان جماعتوں کے متعلق قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر سورج بجائے مشرق کے مغرب سے طلوع ہونے لگے۔ تو بھی وہ ہرگز ہرگز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پاک دامن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا دعوائے نبوت چھوڑنے والی نہیں۔ مولوی صاحب اتنا تو غور کریں کہ ہمارے علاقہ کی احمدی جماعتوں کے لئے لاہور قادیان سے بہت ہی قریب ہے۔ لیکن کئی سال سے غیر مبایعین کے چیخنے چلانے کے باوجود لاہور سے گزر کر قادیان چلے جاتے ہیں۔ خاکسار غلام محمد مجوکہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر آنیوالی مستورات کیلئے ضروری ہدایات

بعض دیہاتی جماعتوں کی مستورات کے متعلق شکایت ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پردہ کی کماحقہٗ رعایت نہیں رکھتیں۔ پردہ ایک اسلامی حکم ہے جسکی پابندی ہر مسلمان عورت کے لئے ضروری ہے اور جماعت احمدیہ کی مستورات کے لئے تو بالخصوص اسکی رعایت ضروری ہے۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اہم اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنائیں اور احکام اسلام کی پابندی کرائیں۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق جہاں قادیان کی مستورات کا فرض ہے کہ باہر سے آنیوالی مستورات کو باپردہ رہنے کی ہدایت کریں۔ وہاں بیرونی جماعتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں مستورات کو باپردہ رہنے کی تلقین فرمائیں۔ نیز انہیں یہ ہدایت کریں کہ وہ اجتماعات کے قریب کھلے میدانوں میں رفع حاجت کے لئے نہ جائیں۔ یہ نہایت ضروری ہدایات ہیں۔ اور ان کی پابندی لازمی ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

جلسہ سالانہ پر ریلوے کے انتظامات

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ (۱) ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء کو لاہور سے ۵ بجے شام چلنے والی گاڑی کے ساتھ دو زائد تھرڈ کلاس ڈبے قادیان کے لئے لگائے جائیں گے جو سوا نو بجے رات کی گاڑی کے ساتھ قادیان پہنچیں گے۔ (۲) ۲۵ و ۲۶ دسمبر امرتسر سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر سپیشل گاڑی روانہ ہوکر اڑھائی بجے سیدھی قادیان پہنچے گی۔ (۳) سیالکوٹ سے صبح ۶ بجکر ۳۸ منٹ پر جو گاڑی چلتی ہے ۲۵ و ۲۶ دسمبر اس کے ساتھ دو زائد ڈبے قادیان کیلئے لگائے جائینگے جنہیں امرتسر سے ساڑھے بارہ بجے دوپہر والی سپیشل گاڑی سیدھی قادیان لائیگی (۴) ۲۴، ۲۵ دسمبر کی رات کو بٹالہ میں رات کو ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر جو گاڑی پہنچتی ہے۔ اس میں آنیوالے دوستوں کے آرام کی خاطر بٹالہ اسٹیشن پر دو تھرڈ کلاس ڈبے خالی موجود ہونگے۔ احباب ان میں سوار ہوکر رات بھر آرام کریں۔ یہ ڈبے صبح کو قادیان میں پہلی گاڑی سے پہنچ جائینگے (۵) ۲۸ دسمبر ۱۹۴۱ء کو اختتام جلسہ کے بعد ایک سپیشل گاڑی قادیان سے رات کے ساڑھے نو بجے چلکر لاہور پہنچے گی راستہ میں صرف بٹالہ۔ امرتسر اور اٹاری میں ٹھہرے گی۔ (۶) سرگودھا کی طرف سے آنے والے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ جو گاڑی سرگودھا سے رات کو ۱۲ بجکر ۶ منٹ پر لاہور کی طرف روانہ ہوتی ہے اس کے ساتھ دو زائد ڈبے قادیان کیلئے ۲۳، ۲۴، ۲۵ تاریخ کی رات کو لگانے کے لئے ریلوے حکام کو لکھا گیا ہے۔ اگر یہ تجویز منظور ہوگئی۔ تو یہ ڈبے لاہور میں کٹ کر ٹرین نمبر ۷۰ اڈون کے ساتھ امرتسر آئیں گے۔ اور امرتسر سے کٹ کر نمبر ۳۱۰ ڈون کے ساتھ ساڑھے بارہ بجے دن کے وقت قادیان پہنچیں گے۔ (۷) دہلی کی طرف سے جو دوست فرنٹیر میل پر تشریف لائیں۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امرتسر سے بٹالہ کو چلنے والی گاڑی نمبر ۳۱۸ کا وقت موجودہ ٹائم ٹیبل میں ۲۰۔ ۷ درج ہے۔ لیکن یہ گاڑی یکم نومبر سے ۸ بجے وہاں سے روانہ ہوتی ہے۔ فرنٹیر میل پر آنے والے دوست اس گاڑی پر بآسانی سوار ہوسکتے اور ۵۰۔ ۹ کی گاڑی پر قادیان پہنچ سکتے ہیں۔ (مصباح الدین ناظم استقبال)

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

حال میں دو قرعے نکالے گئے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۱ء کا قرعہ مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا نکلا اور ماہ نومبر کا قرعہ بابو عبدالحمید صاحب شملوی کا۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ ممبر دو اصحاب حسب قواعد رہ سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ بموجب قاعدہ نمبر ۱۵ ماہ دسمبر کا قرعہ بھی بابو عبدالحمید صاحب شملوی کو ملیگا کیونکہ انکے دو حصے ہیں۔ (خاکسار محمد الدین سکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان)

رسالہ "فرقان" کے متعلق ضروری اطلاع

غیر مبائعین کے متعلق ماہانہ رسالہ "فرقان" شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ مجلس رفقاء احمدؐ کی طرف سے شائع ہوا کریگا۔ کسی خاص شخص کا رسالہ نہیں۔ اسلئے احباب خریداری کی درخواست اور جملہ خط و کتابت کسی کا نام لکھے بغیر مینجر رسالہ "فرقان" کے پتہ پر۔ اور مضامین ایڈیٹر رسالہ "فرقان" قادیان کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔ (صدر مجلس رفقاء احمدؐ قادیان)

تقرر اُمراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء مطابق ۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش تک کے لئے حسب ذیل جماعتوں کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) شیخ قدرت اللہ صاحب برائے جماعت نابھہ

(۲) مولوی عبدالعزیز صاحب برائے حلقہ چک سکندر ضلع گجرات (مشمولہ دھوریہ۔ بھاگو۔ بوریانوالی۔ کلانوالہ) (۳) بابو عنایت محمد صاحب برائے حلقہ جاگووال ضلع گورداسپور (مشمولہ چھاوڑیاں بیٹ گاہلڑیاں۔ دار اپور۔ بھینی پسوال۔ بھینی میلواں بھینی کاہنیاں۔ بوچھہ۔ کوٹلہ۔ چھچھرے) (ناظر اعلیٰ قادیان)

سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت کا جلسہ

جلسہ سالانہ کے ایام میں نظارت ہذا نے تجویز کیا ہے کہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت کا ایک مختصر جلسہ کیا جائے۔ اس میں سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کی شمولیت ضروری ہوگی۔ اور جن جماعتوں میں سیکرٹری مقرر نہ ہوں۔ اُن جماعتوں کے پریذیڈنٹ یا امیر شامل ہوں۔ تاکہ تعلیم و تربیت سے متعلقہ ضروری امور کے متعلق بات چیت ہوسکے۔ اور ضروری ہدایات جاری کیجا سکیں۔ اس غرض کے لئے ۲۷ فتح (دسمبر) کو بوقت ۵ بجے شام اجلاس رکھا گیا ہے۔ یہ اجلاس مسجد اقصیٰ میں ہوگا۔ عہدیداران کو چاہیئے کہ وقت کی پابندی فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

رشتہ ناطہ کے متعلق اعلان

(۱) جو دوست اپنے رشتہ ناطے کے متعلق دفتر ہذا میں درخواست بھجواتے ہیں ضروری ہے۔ کہ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت یا کسی کارکن لوکل جماعت احمدیہ کی تصدیق ضرور بھجوائیں انفرادی صورت میں نزدیک ترین جماعت احمدیہ کی تصدیق ضروری ہے۔ (۲) نیز دفتر سے نکاح فارم طلب کرتے وقت مقررہ قیمت ار فی فارم معہ ٹکٹ ڈاک بھجوانا ضروری ہے۔ (۳) احباب اور سکرٹریان امور عامہ جماعتہائے شعبہ ہذا میں قابل شادی لڑکے اور لڑکیوں کی فہرستیں بھجوائیں۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکوں کی فہرستیں نہایت ضروری ہیں۔ شعبہ ہذا کے خطوط کا جواب احباب جلدی دیا کریں (ناظر امور عامہ)

263

اعلان معافی

حکیم عبدالرحیم صاحب جن کا فتنہ مصری سے تعلق ہونے کی وجہ سے جماعت سے اخراج اور مقاطعہ بھی تھا۔ اُن کی طرف سے عرصہ سے معافی کی درخواستیں آرہی تھیں۔ جن میں وہ اپنی پریشانی۔ گھبراہٹ۔ اور ندامت کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اب ان کی درخواست معافی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہونے پر حضور نے ازراہِ کرم و شفقت اُن کو معاف فرمادیا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

معلم کی ضرورت

شہر بنارس کی جماعت میں ایک معلم اور نماز پڑھانے کے لئے امام کی ضرورت ہے جس کی امداد جماعت صرف چھ روپیہ ماہوار تک کرسکے گی۔ چونکہ پنجاب سے کسی دوست کا اس غرض کے لئے یو۔ پی میں جانا مشکل ہے۔ اس لئے یو۔ پی کی جماعتوں کے دوستوں میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اس غرض کے لئے بنارس جانے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنی درخواست مقامی عہدیداران کی تصدیق سے نظارت ہذا میں بھجوادیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

سیکرٹریان امور عامہ کا انتخاب

جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹریان اُمور عامہ مقرر نہیں ہوئے۔ ان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہربانی فرماکر وہ اپنے ایک عام اجلاس میں سیکرٹری امور عامہ کا انتخاب کرکے نظارت ہذا کو جلد اطلاع دیں یا جلسہ سالانہ پر ایسے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیتے آویں۔ اور دفتر میں دیدیں۔ یہ نہایت ضروری کام ہے۔ عہدیداران جماعتہائے توجہ فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جاویگا جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہیگا اور نفع لائیگا۔ (فرزند علی ناظر بیت المال)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس ۲۵ روپے میں بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرمائیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

گذشتہ سے پیوستہ

۱۵۸۳۸ محمود صاحب	۱۵۸۴۹۔ مولوی صدرالدین صاحب
۱۵۸۳۹۔ عبدالمومن خانصاحب	۱۵۸۵۱۔ فقیر احمد صاحب
۱۵۸۴۰ حشمت علی صاحب	۱۵۸۵۳۔ عبداللطیف احمد صاحب
۱۵۸۴۱۔ سکرٹری صاحب	۱۵۸۵۶۔ شیخ نور الٰہی فضل الدین
۱۵۸۴۲۔ ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب	چوہدری محمد عظیم صاحبان
۱۵۸۴۳۔ رحمت علی صاحب	۱۵۸۵۷۔ صلاح الدین صاحب
۱۵۸۴۴۔ مرزا بشیر احمد صاحب	۱۵۸۶۵۔ پیر افتخار احمد صاحب
۱۵۸۴۵۔ سید محمد احسن صاحب	۱۵۸۶۸۔ مستری مہر الدین
۱۵۸۴۷۔ سید رحمت علی شاہ صاحب	صاحب

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۰۱:۔ منکہ فیروز الدین ولد گلاب دین صاحب قوم راجپوت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن شہر سیالکوٹ محلہ میر حکیم حسام الدین صاحب مرحوم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) شہر سیالکوٹ محلہ میر حکیم حسام الدین صاحب مرحوم میں دو عدد مکانات پختہ دو منزلہ مالیتی قریباً ۵۰۰۰ روپے ہیں۔ جس پر بار قرضہ موجود الوقت قریباً ۲۰۰۰ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ اگر کوئی جائیداد ثابت ہووے۔ تو صدر انجمن احمدیہ موصوفہ ۱/۱۰ حصہ زر وصیت وصول کرنے کی مجاز ہوگی (۲) اقرار کرتا ہوں کہ اگر دو ہزار روپیہ قرض ادا ہوگیا۔ تو ۵۰۰ روپیہ زر وصیت میں حیات میں ادا کر دونگا۔ ورنہ بعد منہائی قرضہ ۳۰۰ روپیہ زر وصیت ادا کردونگا۔ اگر خدانخواستہ زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو صدر انجمن احمدیہ دارالامان مجاز ہوگی۔ کہ میری جائیداد مذکورہ سے زر وصیت بہ تفصیل بالا وصول فرمادے۔ (۳) جو زر وصیت ادا کرتا ہوں وہ مجرا فرمائی جاوے۔

العبد:۔ میاں فیروز الدین بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد عالم بقلم خود الدموصیہ۔ گواہ شد:۔ مرزا عبدالغنی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گواہ شد:۔ فضل الدین ریڈر ہائی کورٹ لاہور برادر موصی

گواہ شد:۔ سید محمد حسین احمدی آنریری انسپکٹر وصایا قانونگو نارووال

گواہ شد:۔ قاسم الدین احمدی ہیڈ کلرک صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ

نمبر ۶۰۰۰:۔ منکہ زبیدہ خانم زوجہ مرزا عبدالغنی صاحب قوم قریشی ریلوے کلرک ممباسہ بکس ۵۳۰ عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(الف) بصورت زیورات طلائی حسب ذیل جائیداد ہے (۱) بالے ۱۳ تولہ (۲) ہار ایک ۱۳ تولہ (۳) گلوبند جڑاؤ چار تولے (۴) ٹکہ جڑاؤ ایک تولہ۔ (۵) نگریاں ۱/۲ ۱ تولہ (۶) کنگنیاں ۱/۲ ۱ تولہ (۷) دو انگوٹھیاں ایک تولہ (۸) کانٹے چار ماشے۔ کل وزن ان زیورات کا ۳۵ تولے چار ماشے ہے۔ (ب) میرا مہر جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اور واجب الوصول ہے۔ پانچ ہزار شلنگ ہے۔ میں اپنی اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ بوقت وفات اگر کوئی مزید جائیداد یا ترکہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر حصہ وصیت کردہ سے کوئی رقم ادا کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ حصہ موعودہ سے منہا کردی جائے گی۔

الامۃ:۔ زبیدہ خانم بقلم خود۔

احباب سے مؤدبانہ التماس!

الفضل مورخہ ۱۴-۱۸ ماہ دسمبر میں ان احباب کی فہرست شائع ہوچکی ہے۔ جنکا چندہ ۲۰ رجنوری ۱۹۴۲ء سے قبل کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ احباب بھی ہیں۔ جن کا چندہ پہلے سے ختم ہے۔ اور انہوں نے جلسہ سالانہ پر ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ تمام دوستوں کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے۔ کہ براہ کرم جلسہ سالانہ پر ضرور چندہ ادا فرماکر ممنون فرمائیں۔ جو احباب خود تشریف نہ لاسکیں۔ وہ کسی آنے والے دوست کے ہاتھ چندہ ارسال فرمادیں۔ جن احباب کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۷ رجنوری ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کردیئے جائیں گے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

قرآن مجید مترجم

منظور کردہ

نظارت تالیف وتصنیف

اعلےٰ کاغذ۔ بہترین چھپائی۔ عمدہ جلد

ھدیہ صرف تین روپے

ملنے کا پتہ:۔ افضل برادرز

تاجران کتب سٹیشنرز اینڈ جنرل مرچنٹس قادیان

نادر موقعہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ سے صرف ایک سیکنڈ کے فاصلہ پر برلب سڑک ایک کنال کا چورس ٹکڑا جس پر دوکانیں اور مکان نہایت عالیشان بن سکتے ہیں۔ ایسے موقعہ کی زمین اب قادیان میں ملنی قریباً ناممکن ہے۔ برائے فروخت موجود ہے۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت یا زبانی طے کریں جن کی درخواستیں پہلے آئیں گی انہیں ترجیح رہے گی۔

پتہ:۔ م۔ الف معرفت منیجر اخبار نور۔ نور بلڈنگ قادیان ڈاکخانہ گورداسپور پنجاب

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے

تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچئے۔ پہلی سروس ۱/۲ ۷ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی منیجر کراؤن بس سروس

معرفت بشمولیت

رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

حب اٹھرا

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

زدجام عشق

یہ وہ شہرہ آفاق نسخہ ہے۔ جسے رؤساء استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کا تیل ہیں۔ عام طور پر دوکاندار یہ گولیاں کشمیری یا نیپالی کستوری اور کشمیری زعفران سے تیار کرتے ہیں۔ آپ خریدتے وقت اس امر کا خیال رکھیں۔ اور معلوم کریں۔ کہ اس میں کونسی کستوری اور زعفران ڈالا گیا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ہماری تیار کردہ گولیاں تبتی کستوری اور ایرانی زعفران سے مرکب ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ کشمیری یا نیپالی کستوری اور کشمیری زعفران بھی فوائد رکھتے ہیں۔ لیکن جو خوبیاں اور اوصاف تبتی کستوری اور ایرانی زعفران میں ہیں۔ اول الذکر ان کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ جو دوست زدجام عشق کی گولیاں مجھ سے خرید فرمائیں گے۔ میں انہیں بالتفصیل بتا سکتا ہوں۔ کہ یہ گولیاں کس رنگ میں تیار کی جاتی ہیں۔ اور فی الواقعہ کس طرح تیار کرنی چاہئیں۔ ان کو مؤثر بنانے کیلئے بعض ایسے دقت طلب امور ہیں جن سے عام دوکاندار عموماً گریز کرتے ہیں۔ زدجام عشق کے متعلق بکثرت فرمائشیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ابھی ابھی نوئر برما سے دو صد گولی کا آرڈر موصول ہوا ہے جیسا کہ پہلے لکھا ہے۔ "بھولئے نہیں۔ جلد کیجئے"۔ زدجام عشق قوت اور پٹھوں کی طاقت کیلئے بےنظیر دوا ہے۔ صرف چند دن کا استعمال آپکو ہمارے اس دعویٰ کی صداقت کا قائل کردیگا۔ قیمت ایک روپیہ کی آٹھ گولیاں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

احباب و بزرگان کے اصرار پر بے مثال رعایت

بے بہا روحانی خزائن کی تقسیم

تقاضا احباب پر عمل ... ۳۱ دسمبر تک

الفضل کے پانچ شاندار خاتم النبیین نمبروں اور ایک ڈیڑھ سو صفحہ کے جوبلی نمبر کا

سٹ مفت

تاریخ صحافت میں بے مثال رعایت!

الفضل کے خاتم النبیین نمبروں کی ایک جھلک

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایمان افروز مضمون۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بلند پایہ شعراء کی نظمیں۔

خاتم النبیین نمبر بابت ۱۹۲۸ء	حجم ۶۴	صفحات
" " " ۱۹۳۰ء	" ۴۸	"
" " " ۱۹۳۱ء	" ۶۴	"
" " " ۱۹۳۲ء	" ۶۴	"
" " " ۱۹۳۳ء	" ۶۴	"

ان نمبروں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حسب ذیل روح پرور مضامین شائع ہوئے ہیں۔

دنیا کو آزادی دینے والا نبی (۱۹۲۸ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ملہم کی حیثیت میں (۱۹۳۰ء)

حریت انسانی کا قائم کرنے والا رسول صلے اللہ علیہ وسلم (۱۹۳۱ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی (۱۹۳۲ء)

رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم (۱۹۳۳ء)

الفضل کے جوبلی نمبر کی ایک جھلک

حجم ایک سو اٹھ صفحات

خلافت ثانیہ کے پچیس سالہ دور کی شاندار ترقیات اور حیرت انگیز کارناموں کا دیدہ افروز مرقع۔ اور اس دور کی قیمتی یادگار جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلوں کے لئے روحانیت کا خزانہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سیرت اور حضور کے کارہائے نمایاں پر علماء اور بزرگان ملت کے ایمان کو تازہ کرنے والے تیس مضامین۔

شعرائے احمدیت کی سات سامع نواز نظمیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ۔ اکابر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت نواب محمد علی خانصاحب۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ناظروں پر مشتمل اکیس عدد فوٹو۔

ہم قبل ازیں اعلان کر چکے ہیں۔ کہ جو دوست ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک پیشگی قیمت ادا فرما کر سال بھر کے روزنامہ "الفضل" کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں الفضل کا جوبلی نمبر مفت پیش ہوگا لیکن اب بعض احباب اور بزرگوں کے تقاضا پر ایک بہت بڑی رعایت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے دوستوں کی خدمت میں "الفضل" کے پانچ شاندار خاتم النبیین نمبروں اور ایک جوبلی نمبر کا سٹ مفت پیش کیا جائے گا۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء پر آنے والے اصحاب یہ سٹ دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جو دوست باہر سے سال کی رقم چندہ روپے ارسال فرما کر خریداری قبول فرمائیں گے۔ انہیں اس سٹ کیلئے ڈاک کا خرچ مبلغ چھ آنے زائد ارسال کرنا چاہیئے۔ جو دوست سال بھر کیلئے پیشگی قیمت دے کر خطبہ نمبر کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں جوبلی نمبر مفت پیش کیا جائے گا۔ خطبہ نمبر کے خریداران ؎عہ چندہ سالانہ۔ جوبلی نمبر کا پوسٹیج ار بکل ؎عہ ارسال فرمائیں۔

کیا اب بھی دوست اس عدیم المثال رعایت سے فائدہ نہ اٹھائیں گے؟

خاکسار منیجر "الفضل" قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایت ہو تو ایسی!

مندرجہ ذیل مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ بتقریب سالانہ جلسہ از ۲۴ دسمبر تا ۳۱ جنوری نصف قیمت پر ملیں گی۔ ان ایام میں باہر سے آرڈر بھیجنے والے بھی اسی رعایت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اشتہار میں اصل قیمتیں درج ہیں۔

موتی سرمہ۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے قیمت دو روپے آٹھ آنے فی تولہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر البدن } دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے۔ جس نے ایک دفعہ استعمال کی۔ وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر } طاقت کی لاثانی اور مستقل اثر پیدا کرنے والی دوا ہے۔ جس نے ایک دفعہ استعمال کی۔ وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو گیا۔ سونے کا کشتہ۔ عنبر کستوری۔ جند بیدستر وغیرہ کا بے نظیر مرکب ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک بیس روپے (عـــہ) محصولڈاک علاوہ

اکسیر بواسیر } یہ دوا بواسیر جیسی موذی مرض کو نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر } دانتوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے استعمال سے دانت موتیوں کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت سالم شیشی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم } دو صد بیماریوں کا یہ ایک ہی علاج گویا ہسپتال آپ کی پاکٹ میں اور آپ ڈاکٹروں کی محتاجی سے بے نیاز۔ قیمت سالم شیشی دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی } گرم مزاج والوں کے لئے مفرح ٹانک۔ طاقت کی عجیب و غریب دوا حقیقی معنوں میں زندگی کی رفیق قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ } معدہ کے جملہ عوارض کیلئے اکسیر اعظم غضب کی بھوک لگانے والی جو کھاؤ سو فوراً ہضم قیمت سالم شیشی دو روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر ذیابیطس } ذیابیطس جیسی ظالم مرض کو جڑھ سے اکھیڑنے والی سریع الاثر دوا قیمت سالم کورس دس روپے (عـــہ) محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں } قبض سب بیماریوں کی جڑھ ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ گولیاں اپنا ثانی نہیں رکھتیں قیمت ایک سو گولی دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں } افیون بُری بلا ہے۔ اس سے چھٹکارا پانے کے لئے یہ مسلمہ چیز ہے۔ قیمت ڈیڑھ صد گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ } اس ظالم مرض سے خدا کی پناہ انسان زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ یہ اکسیر اس موذی مرض کو جڑھ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ قیمت تین روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر بچگان } بچوں کے پیٹ کے جملہ عوارض کے لئے اکسیر۔ قیمت دو روپے محصولڈاک علاوہ

مچھر پروف } مچھر اس سے اس طرح بھاگتا ہے۔ جیسے لاحول سے شیطان قیمت سالم شیشی ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص } ویدک اور یونانی طبیب ہر دو اس کے فوائد کے یکساں معترف ہیں۔ بازار سے ایسی چیز ایک روپیہ تولہ پر بھی نہیں ملے گی۔ قیمت ایک چھٹانک ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

طلائے بےنظیر } جس نے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے۔ بلحاظ فوائد بےنظیر ہے۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

پھول بغیر کانٹا } طلائے بےنظیر کے فوائد کے علاوہ اس میں مزید خوبی یہ ہے۔ کہ باندھنے کی ضرورت نہیں۔ قیمت ایک تولہ تین روپے محصولڈاک علاوہ۔

آوازِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو!

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے آپکے موتی سرمہ کو بے حد مفید پایا"۔

جناب ڈاکٹر رشید احمد صاحب ملٹری ہسپتال کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے زیر علاج بیماروں کو اکسیر البدن سے بہت فائدہ ہوا"

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے ایک پولیس مریض کو جو چپیس ل ... بیمار تھا۔ اکسیر اکبر نے حیرت انگیز فائدہ دیا"۔

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں لکھتے ہیں کہ "میں نے آپکی کئی ایک ادویہ استعمال کیں آپکی ادویہ کے خواص و فوائد مندرجہ اشتہار سے بے انتہا بلند ہیں۔ اس سے بجھتی ہوئی شمع روشن ہو گئی ہے۔ براہ کرم اکسیر اور اکسیر البدن ایک ماہ کی خوراک اور اکسیر دمہ سالم کورس بدیدن خط ہذا بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمائیے"۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۔ ۱۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں کی یہ پھیلائی ہوئی خبر غلط ہے کہ انہوں نے رنگون پر بم باری کی ہے۔ اسی طرح انہوں نے انڈیمان میں فوجیں اتارنے کی گپ بھی ہانکی تھی۔ جو سراسر بے بنیاد ہے۔

سنگاپور۔ ۱۷ دسمبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجیں ملایا کے شمال سے جنوب مغرب کی طرف پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور پینانگ کی بندرگاہ پر قابض ہونا چاہتی ہیں۔ آج شام وہ اس سے دس میل دور تھیں کیڈا کے علاقہ میں جو برطانی فوجیں ایک ہفتہ سے متواتر لڑ رہی ہیں۔ ان کی جگہ تازہ دم فوجیں بھیجی جا رہی ہیں۔ تناسرم ڈویژن کے ایک اور شہر پر بھی دشمن کے ہوائی جہازوں نے بم باری کی۔

لنڈن ۔ ۱۷ دسمبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے کہ ہانگ کانگ پر اب براہ راست حملہ کیا گیا ہے اور ساحل کے قریب سے گولہ باری کی جا رہی ہے۔ جاپانی ساحل پر دور تک مار کرنیوالی توپیں لے آئے ہیں اور ان سے شدید گولہ باری کر رہے ہیں۔ بری اور فضائی حملے بھی جاری ہیں۔ منیلا سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہانگ کانگ کے ساتھ ذرائع پیغام رسانی بحال ہو گئے ہیں۔

سنگاپور۔ ۱۷ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بورنیو کے دو اور شہروں سے برطانی فوجیں ہٹ گئی ہیں۔ بی۔ بی۔ سی کی اطلاع ہے کہ جاپانیوں نے شمال مغربی بورنیو میں ہوائی جہازوں سے بھی فوجیں اتارنی شروع کر دی ہیں۔

لنڈن ۔ ۱۷ دسمبر۔ ملایا کے شمال مغرب میں کوٹا بجرو کے نزدیک ٹینکوں سے لدے ہوئے دو جاپانی جہاز اور بہت سی کشتیاں غرق کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۔ ۱۷ دسمبر۔ ملبورن سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے ہانگ کانگ سے ۴۵ میل کے فاصلہ پر ایک پرتگیزی جزیرہ مکاؤ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لزبن ۔ ۱۸ دسمبر۔ بحر الکاہل کے پرتگیزی علاقہ کی حفاظت کے مسائل پر غور کرنے کے لئے پرتگال گورنمنٹ کا ایک ضروری اجلاس آج ہو رہا ہے۔

ٹوکیو ۔ ۱۷ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فارموسا میں آج زبردست زلزلہ آیا۔ ۱۹۳۰ء کے بعد وہاں ایسا زلزلہ نہ آیا تھا۔ ۱۸۰ آدمی ہلاک ہو گئے۔ ریل اور تار کا سلسلہ کٹ گیا۔ بہت سے مکانات کو نقصان پہنچا۔

بھاگلپور ۔ ۱۷ دسمبر۔ آل انڈیا ہندو مہا سبھا یہاں سالانہ اجلاس منعقد کرنا چاہتی تھی۔ مگر گورنمنٹ نے اس کی ممانعت کر دی۔ اسکے باوجود اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آج ڈسٹرکٹ حکام نے زیر تعمیر پنڈال پر قبضہ کر لیا۔ استقبالیہ کمیٹی کے دفتر و اسکے ممبروں کے مکانوں کی تلاشیاں لے کر ضروری کاغذات قبضہ میں کر لئے۔ استقبالیہ کمیٹی کے ڈکٹیٹر کو گرفتار کر لیا گیا۔

کلکتہ ۔ ۱۷ دسمبر۔ بنگال یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یونیورسٹی کے امتحانات مقررہ پروگرام کے مطابق ہوں گے۔ یہ خبر بھی غلط ہے کہ یونیورسٹی کسی دوسری جگہ منتقل کر دیجائیگی۔ اور درسگاہیں بند کر دی جائیں گی۔

کلکتہ ۱۷ دسمبر۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے بنگال یونیورسٹی کے حکام کو ہدایت کی ہے کہ اسکی عمارات کو خالی کر دیا جائے۔ اس سوال پر غور کرنے کے لئے آج سنڈیکیٹ کی سپیشل میٹنگ چانسلر کے مکان پر منعقد ہوئی۔

کلکتہ ۔ ۱۷ دسمبر۔ وزیر اعظم بنگال نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ موجودہ حالات میں حکومت سیکنڈری ایجوکیشن بل پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔

طہران ۔ ۱۷ دسمبر۔ آج ایران اور برطانیہ کے مابین ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ جس کے رو سے برطانیہ ایران کے ذرائع آمد و رفت کو استعمال میں لا سکیگا۔ برطانیہ اور روس کی فوجیں اہم مقامات پر مقیم رہیں گی۔ اس میں ایران کی آزادی کا اسے یقین دلایا گیا ہے۔

دہلی ۔ ۱۷ دسمبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ اخبارات کی ضخامت کے لحاظ ان کی قیمت مقرر کر دیجائے۔ اور وہ خاص سائز پر ہی شائع ہوا کریں۔ اس بارہ میں مالکان اخبارات کی رائے طلب کی گئی ہے۔

امرتسر ۔ ۱۷ دسمبر۔ یہاں سونا ۵۱/- چاندی ۷۰/۴/- اور پونڈ کی قیمت ۳۲/۱۲/- ہے۔ لاہور میں سونا ۴۹/۸/- اور چاندی ۷۰/۸/۰ ہے۔

لاہور ۔ ۱۷ دسمبر۔ میونسپل پرائمری سکولوں کے استادوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جنگی امداد کے سلسلہ میں ردی کاغذ۔ ٹوٹے پھوٹے برتن۔ لوہا۔ پیتل۔ بوتلیں۔ جوتیاں اور چیتھڑے وغیرہ فراہم کرائیں۔ چنانچہ سکولوں کے بچوں کے ذریعہ ایسی اشیاء سکولوں میں جمع کرائی جا رہی ہیں۔ لکھنؤ میں بھی ایسی تحریک شروع ہے۔ ان چیزوں کو سامان جنگ کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ماسکو ۔ ۱۸ دسمبر۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ماسکو سے ۶۵ میل دور ہوجاٹسک کے رقبہ میں جرمن فوجوں کی عام پسپائی شروع ہو گئی ہے۔ نپولین کی فوجیں بھی اسی راستہ سے واپس ہوئی تھیں جرمن فوجیں پسپائی کے لئے ہوائی جہاز استعمال کر رہی ہیں۔ جرمن پورے دو ہزار میل کے فرنٹ پر پسپا ہو رہے ہیں۔

لزبن ۔ ۱۸ دسمبر۔ ریڈیو سے یہ خبر سنائی گئی ہے کہ پرتگال نے بھی جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ وشی کے امریکن سفیر نے امریکن گورنمنٹ کو اس امر کا یقین دلایا ہے کہ بحر الکاہل کی موجودہ جنگ میں اس کی حکومت غیر جانبدار رہیگی۔

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ امریکہ کے بحر الکاہل کے بیڑے کی کمانڈ میں بعض اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ تاکہ جنگ کو خوش اسلوبی سے چلایا جا سکے۔

دہلی ۔ ۱۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شنگھائی سے نوے ہندوستانی منیلا پہنچ گئے ہیں۔ پہلے پانصد وہاں سے نکلنے پر آمادہ تھے مگر بعد میں صرف نوے آئے۔

بمبئی ۔ ۱۷ دسمبر۔ مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا کہ ملک معظم یا وائسرائے نے کبھی بھی ہندوستان سے جنگ میں مخلصانہ امداد کی خواہش نہیں کی۔ ان کی طرف سے ہمیشہ غلامانہ امداد کا مطالبہ ہوا۔ ہم نے تعاون کی پیشکش ایک سے زیادہ مرتبہ کی۔ مگر اسپر توجہ نہ دی گئی۔ اگر آج بھی ہم سے دوستانہ طور پر مدد طلب کی جائے۔ تو مسلم لیگ ہر ممکن امداد کے لئے تیار ہے۔

لزبن ۱۸ دسمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ آج آسٹریلیا۔ اور ڈچ ایسٹ انڈیز کی فوجیں پرتگالی تیمور کے جزیرہ میں داخل ہو گئیں۔ یہ جزیرہ شمالی آسٹریلیا کی ایک بندرگاہ سے ساڑھے چار سو میل سے بھی کم فاصلہ پر ہے۔ اس کا آدھا حصہ ہالینڈ کے قبضہ میں ہے اور آدھا پرتگال کے قبضہ میں۔ کچھ عرصہ سے یہاں جاپانیوں کا رویہ مشتبہ تھا۔ اور انہوں نے اس کے ساتھ ہوائی سروس بھی قائم کر رکھی تھی۔ جاپانی قونصل خانہ میں بہت سے آدمی پہونچا دیئے تھے۔ اسے بڑی فوجی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے ارد گرد جاپانی جنگی جہاز بھی منڈلاتے دیکھے گئے تھے اس لئے یہ احتیاطی کارروائی ضروری تھی۔

سنگاپور ۱۸۔ دسمبر۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے شمال مشرق کی طرف ہمارے مورچوں پر سخت حملہ کیا۔ مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔ ان کے بہت سے سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ کیڈا کے جنوب میں ہماری فوجیں دشمن سے الگ ہو کر پرے ہٹ رہی ہیں۔ رات کے وقت دشمن نے کوئی ہوائی حملہ نہیں کیا۔ جنوب کی طرف جاپانی فوجیں گرک کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ سارے صوبہ پر قابض ہو گئی ہیں۔ یا نہیں۔

منیلا ۱۸۔ دسمبر۔ امریکن فوجیں لوزان کے جزیرہ میں اپاری اور لگاسپی کے علاقہ میں دشمن پر برابر حملے کر رہی ہیں۔

کلکتہ ۱۸۔ دسمبر۔ سر اکبر حیدری ممبر ایگزیکٹو کونسل نے یہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان گزشتہ دو سو سال سے دنیا کی ہل چل کو دور سے دیکھتا رہا ہے۔ مگر اب جاپان کی طرف سے اس پر بھی حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ جنگ ہندوستان کی بھی اسی طرح ہے۔ جس طرح امریکہ برطانیہ اور چین کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی